www.ShianeAli.com

۱۲

خوب پانی مری خاطر گئے لینے گھر سے
شاہ نے چوم کے لب چھاتی سے لپٹا کے اسے
مجھ پہ کیا کیا ہوا اس عرصہ میں اور تم نہ پھرے
کہا اے جان مری تجھ پہ یہ بابا صدقے

جو ستم مجھ پہ ہوا کیا اُسے تقریر کروں
تو ہی دلگیر ہے اب کیا تجھے دلگیر کروں

۱۳

ایسی کچھ بن گئی مجھ پر کہ نہ آیا تجھ پاس
دیکھ منہ باپ کا وہ کہنے لگی باصد یاس
اب جدا تجھ سے نہیں ہوئیگا تو ہو نہ اداس
آپکے کپڑوں سے آتی ہے مجھے خون کی باس

خوں سے پیشانی کے بھر جانے کا باعث کیا ہے
سُرخ خط حلق پہ بابا ترے یہ کیسا ہے

۱۴

پٹی کیوں باندھی گلے پر ہے مرے بابا جاں
لعل لب زخمی ہیں پر خوں ہیں سلکِ دنداں
زلفیں اور کپڑے ہوئے خون میں کیونکر غلطاں
کہیں تیروں کا نشاں ہے کہیں خنجر کا نشاں

خوں میں تر تمہیں سر تا بہ قدم کس نے کیا
کون بے رحم تھا ایسا یہ ستم جس نے کیا

مرثیہ نمبر ۴۷/۴

۱

جس دم اسیر عترتِ مشکل کُشا ہوئی
جنت سے آمد آمدِ خیر النسا ہوئی
زنداں میں بیقرار سکینہؑ سوا ہوئی
لیکر بلائیں پوتی کی زہراؑ فدا ہوئی

بنتِ حسینؑ ہائے پدر کہہ کے روتی تھی
روحِ بتولؑ ہائے پسر کہہ کے روتی تھی

لیکن کسی طرح نہ سکینہؑ کو تھا قرار
بی بی کہو تو ایسے ہیں ہم کیا قصور وار
کہتی تھی ہاتھ باندھ کے زینبؑ سے بار بار
زنداں میں جو اسیر ہیں مثلِ گناہ گار

سب اپنے اپنے گھر میں ہیں ہم قید خانے میں
بے گھر ہیں آج آلِ پیمبرؐ زمانے میں

Presented by www.ziaraat.com

۳
صدقہ گئی بتاؤ کہاں ہیں مرے پدر — آئیں پدر تو جائے سکینہ بھی اپنے گھ
دنیا میں باپ والے ہیں جو دختر و پسر — کرتے ہیں کس مزے سے حیات اپنی وہ بس
مل کر گلے سے باپ کے سب بچے ہنستے ہیں
اِک ہم ہیں دیکھنے کو پدر کے ترستے ہیں

۴
ارمان مرے دل میں بھرے ہیں ہزارہا — پر آہ کیا کروں کہ پدر ہی نہیں مر
زینبؑ یہ بولی تیری غریبی کی میں فدا — واری نہ روؤ آتے ہیں سلطانِ کربلا
کچھ حادثہ پڑا ہے شہ کائنات پر
تیرے چچا کو ڈھونڈھتے ہونگے فرات پر

۵
القصہ گزرے تین شب روز یونہی آہ — سوئی نہ روز و شب میں کوئی دم وہ بنتِ شاہ
تھا چوتھی شب کو حالِ سکینہؑ بہت تباہ — آخر کہا پھوپی نے تجھے صبر دے اِلٰہ
قربان جاؤں بس کرو موقوف رونے کو
لو ہم کہانی کہتے ہیں بی بی کے سونے کو

۶
یہ سُن کے آئی پاس سکینہؑ جگر فگار — آغوش میں لٹا کے پھپی بولی میں نثار
سُن لو سکینہ ہے یہ فسانہ بھی یادگار — یثرب میں بادشاہ تھا اک صاحبِ وقار
دنیا سے تھا نہ کام فقط حق سے کام تھا
بیکس حسینؑ ابنِ علیؑ اس کا نام تھا

۷
دو بہنیں اُس حسینؑ کی تھیں بیکس و غریب — کلثوم ایک دوسری زینبؑ بلا نصیب
بولی سکینہؑ واہ یہ قصہ تو ہے عجیب — بس اک حسینؑ میرا پدر حق کا ہے حبیب
بتلاؤ اے پھپی کے نہیں مجھ کو چین ہے
کیا اور بھی جہان میں کوئی حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۸

اس بادشاہ کی بہنوں کے لیتے ہو تم جو نام
زینبؑ نے ہاتھ سے لیا اس وقت دل کو تھام
یہ نام دونوں ہیں میری پھپیوں کے لاکلام
بولی کہ ان عزیزوں کے ناموں سے کیا ہے کام

قربان جاؤں تم رہو سونے کے دھیان میں
اک نام کے بشر ہیں ہزاروں جہان میں

۹

اس بادشہ کی بیٹیاں تھیں تین گلعذار
بولی سکینہؑ ٹھیرو پھوپھی تم پہ میں نثار
کبراؑ سکینہؑ فاطمہ صغراؑ جگر فگار
ان شاہزادیوں کا کرو حال آشکار

کیا باپ سے مرض میں یہ صغراؑ جدا ہوئی
بن کر عروس بیوہ یہ کبراؑ بھی کیا ہوئی

۱۰

بتلاؤ اس سکینہ کی تقدیر کا بھی حال
فرماؤ یہ سکینہ ہے کچھ صاحب جلال
کیا شمر کے طمانچوں سے اس کا بھی منہ ہے لال
یا میری طرح قید رسن میں ہے جو تھے سال

صدقے گئی کہو یہ سکینہ امیر ہے
یا میری طرح یہ بھی یتیم و اسیر ہے

۱۱

زینبؑ خموش رہ گئی سن سن کے یہ سوال
زین العبادؑ اکبرؑ و اصغرؑ تھے تین لال
بولی کہ اب میں کہتی ہوں بیٹوں کا اسکے حال
اس نے کہا ہیں یہ تو مرے بھائی خوشخصال

یہ اکبرؑ عزیز جو فرزند شاہ تھا
کیا یہ بھی ہم شبیہ رسالت پناہ تھا

۱۲

کیا اسکے بھی جگر میں لگا نیزۂ جفا
پہنے ہوئے ہے طوق یہ زین العباؑ بھی کیا
کیا تیر ظلم کھا کے یہ اصغرؑ بھی مر گیا
کیا منزلوں میں پھرتا ہے یہ بھی پیادہ پا

کیا عارضہ میں اس کو بھی ظلم ستاتے ہیں
کیا ننگے پاؤں کانٹوں پہ اعدا پھراتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۱۳
رو کر جواب دخترِ زہراؑ نے یہ دیا
القصہ بی بی وہ جو امیرِ حجاز تھا
ان کے بھی جو نصیب میں لکھا تھا وہ ہوا
اس کے امیرِ شام نے لکھے خطِ دغا
رہنے دیا نہ اس کو فلک نے مدینے میں
بچوں کو لے کے نکلا رجب کے مہینے میں

۱۴
آخر کو کربلا میں جو پہنچا وہ بادشاہ
اک دوپہر میں گھر کا گھر اس کا ہوا تباہ
گرد اس کے آن کر ہوئی کفار کی سپاہ
لشکر کو مارا بی بیوں کو لوٹا بے گناہ
اب اس کے ننھے ننھے پسر دستگیر ہیں
وہ بے کفن ہیں اور حرم بھی اسیر ہیں

۱۵
یہ کہہ کے پیٹنے لگی زہراؑ کی نورِ عین
کہنے لگی پھپھی سے سکینہ بشور و شین
منہ ڈھانپ ڈھانپ کر کے سیدانیوں نے بین
واللہ اب یقین ہوا اے خواہرِ حسینؑ
ہے یہ کہانی فاطمہؑ کے نورِ عین کی
سب سرگذشت ہے مرے بابا حسینؑ کی

مرثیہ نمبر ۴۸

۱
چرخِ زبرجدی کی دورنگی کہوں میں کیا
زینت طرازِ قصر ہے کنبہ یزید کا
بازارِ شام کا کجا آلِ نبیؐ کجا
اور دربدر ہے عترتِ سلطانِ دوسرا
ناپاکوں کے لئے وہاں ملبوسِ پاک ہے
یاں بنتِ بوترابؑ کے چہرہ پہ خاک ہے

۲
آئینہ دیکھ دیکھ کے واں شاد ہیں تمام
سرمہ لگا رہی ہیں وہاں سب زنانِ شام
حیراں یہاں ہے آلِ رسولؐ فلک مقام
آنسو بہا رہی ہے یہاں عترتِ امام
واں زیرِ لب ہنسی ہے ہر اک خوش لباس کے
یاں ہونٹ خشک ہو رہے ہیں مارے پیاس کے

Presented by www.ziaraat.com